پیغام حج

۱۴۲۷ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ عَلیٰ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ عَلیٰ آلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَ صَحْبِہِ الصَّادِقِیْنَ."

موسمِ حج ہر سال کی مانند معنوی بشارتوں کے ساتھ آ پہنچا ہے اور عالمِ اسلام کے سامنے ایک گراں بہا موقع فراہم ہو گیا ہے۔ اگرچہ بے شمار مشتاق دلوں کو اس منزل کی جانب جانے کی تڑپ ہوتی ہے لیکن جن خوش نصیبوں کی یہ آرزو پوری ہوئی ہے وہ ایسے بے شمار لوگوں میں بہت کم ہیں اور یہ صورتِ حال بجائے خود اس لازوال چشمے سے دائمی تمسک اور وابستگی کا باعث ہے۔ خانۂ محبوب میں (مسلمان) بھائیوں کی سالانہ ملاقات دلوں کو ایک جانب قبلۂ کائنات اور دوسری طرف بچھڑے ہوئے دوستوں سے ملا دیتی ہے اور امتِ اسلامیہ کے پیکر میں معنویت کے اعتبار سے بھی اور سیاسی لحاظ سے بھی نشاط و شادابی پیدا کر دیتی ہے۔

مادّی آلودگیوں سے پاک ہونا' ہر مکان و مقام پر اور تمام اعمال کی ادائیگی کے وقت ایک جیسے لباس و انداز میں رہنا' خدا کو (نگاہِ بصیرت سے) دیکھنا' کچھ ہی دنوں کے لئے سہی لیکن انسان

کے لئے ایک بہت بڑی سعادت اور بڑا کارساز توشۂ راہ ہے۔ حج کے تمام آداب و مناسک اس لئے ہیں کہ فریضۂ حج بجالانے والا اس معنوی و روحانی تجربے سے گزرے اور اس خاص لذت کو روح و دل کی گہرائیوں میں محسوس کرے۔ سیاسی لحاظ سے حج کا بنیادی نکتہ امتِ اسلامیہ کے متحدہ تشخص کا مظاہرہ کرنا ہے۔ (مسلمان) بھائیوں کی ایک دوسرے سے دوری' بدخواہوں کو موقع فراہم کرتی ہے اور اس سے مسلمانوں کے درمیان اختلاف و تفرقہ پنپتا ہے۔ امتِ اسلامیہ مختلف قوموں' نسلوں اور مذاہب کے پیروکاروں سے تشکیل پائی ہے اور روئے زمین کے حساس اور اہم علاقوں اور الگ الگ جغرافیائی خطوں میں ان لوگوں کا آباد ہونا اور امتِ اسلامیہ کا یہ تنوع بھی اس عظیم پیکر کے لئے ایک مثبت اور مفید پہلو ثابت ہوسکتا ہے۔ اس وسیع و عریض دنیا میں اس کی مشترکہ ثقافت' میراث اور تاریخ (امتِ اسلامیہ) کو مزید فعال اور کارآمد بنا سکتی ہیں اور طرح طرح کی انسانی و فطری قابلیتوں اور صلاحیتوں کو مسلمانوں کے مفادات کے لئے بروئے کار لایا جاسکتا ہے۔ مغربی سامراج نے اسلامی ممالک میں داخل ہوتے ہی اس نکتے پر توجہ دی اور اس نے تفرقہ انگیز عوامل کو ہوا دینے کی مسلسل کوشش شروع کردی۔

سامراجی سیاستدانوں کو بخوبی علم تھا کہ اگر عالمِ اسلام متحد ہوگیا تو اس پر سیاسی اور اقتصادی تسلّط جمانے کا راستہ مسدود ہوجائے گا۔ بنابریں انھوں نے مسلمانوں کے درمیان اختلافات کو ہوا دینے کی ہمہ جہتی اور طویل المیعاد کوشش شروع کردی اور اس ناپاک سیاست کی آڑ میں انھوں نے لوگوں کی غفلت اور سیاسی و ثقافتی زمامداروں کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھایا اور اسلامی ممالک پر تسلّط جمانا شروع کردیا۔

گزشتہ صدی میں اسلامی ممالک میں حریت پسندانہ تحریکوں کی سرکوبی' ان ممالک پر تسلّط جمانے میں سامراجی طاقتوں کی پیش قدمی' ان ممالک میں استبدادی حکومتوں کی تشکیل یا تقویت' ان کے قدرتی ذخائر کی لوٹ کھسوٹ' انسانی وسائل کی نابودی اور نتیجے میں مسلمان قوموں کا علم و ٹیکنالوجی کے قافلے سے پیچھے رہ جانا' یہ سب کچھ آپسی اختلافات اور دوری کی وجہ سے ہوا ہے' جس

کے نتیجے میں کبھی کبھی دشمنی، جنگ وجدال اور برادر کشی کے اندوہناک مناظر بھی سامنے آئے ہیں۔ اسلامی بیداری کے آغاز سے، جس کا نقطۂ عروج ایران میں اسلامی جمہوری نظام کا قیام تھا، مغربی سامراج کو سنگین خطرے کا سامنا ہوا۔

مشرق ومغرب کے سیاسی مکاتب کی شکست اور سامراجی طاقتوں کے اقتدار پر خطِ بطلان اور ان کی نابودی سے، جنھیں وہ انسانیت کی فلاح و بہبود کا واحد ذریعہ گردانتی تھیں، مسلمان قوموں کے درمیان اسلامی بیداری کی بنیاد مضبوط ہوئی اور اس نورِ الٰہی کو خاموش کرنے اور اس روشنی کو چھپانے میں استکباری طاقتوں کی پے در پے ناکامیوں نے مسلمان قوموں کے دلوں میں امید کے پودے کو مضبوط اور بارور بنا دیا۔ آج کے فلسطین کو دیکھیے جہاں اس وقت ''صہیونی قبضے سے آزادی'' کے جامع اصول پر کاربند حکومت برسرِ اقتدار ہے اور پھر ماضی میں فلسطینی قوم کی غربت، تنہائی اور ناتوانی سے اس کا موازنہ کیجیے، لبنان پر نگاہ ڈالیے جہاں کے دلیر اور فداکار مسلمانوں نے اسرائیل کی مسلّح افواج کو جنھیں امریکہ اور مغرب اور منافق عناصر کی پوری مدد حاصل تھی شکست دی اور پھر اس کا اُس دور کے لبنان سے موازنہ کیجیے کہ جب صہیونی جب چاہتے تھے اور جہاں تک چاہتے تھے کسی بھی قسم کی مزاحمت کے بغیر اس میں گھس آتے تھے۔

عراق پر نگاہ ڈالیے کہ جس کی غیرت مند قوم نے مغرور امریکہ کی ناک رگڑ دی اور اس فوج اور ان سیاستدانوں کو جو کبر ونخوت کے عالم میں عراق پر اپنی مالکیت کا دم بھرتے تھے سیاسی، فوجی اور اقتصادی دلدل میں پھنسا دیا اور پھر اس کا اس عراق سے موازنہ کیجیے جس کے خونخوار حاکم نے امریکہ کی پشت پناہی سے لوگوں کا جینا حرام کر رکھا تھا۔ افغانستان پر نگاہ ڈالیے جہاں امریکہ اور مغرب کے تمام وعدے جھوٹ اور فریب ثابت ہوئے اور جہاں مغربی اتحادیوں کی غیر معمولی اور بے تحاشا لشکر کشی نے اس ملک کو تباہ وبرباد کرنے، لوگوں کو غربت زدہ بنانے، ان کا قتلِ عام کرنے اور منشیات کے مافیا گروہوں کو روز بروز مضبوط بنانے کے سوا اور کچھ نہیں کیا ہے۔ اور آخر کار اسلامی ممالک میں ان کے جوانوں اور پروان چڑھتی نسلِ نو پر نگاہ ڈالیے جس میں اسلامی اقدار کا رجحان

بڑھ رہا ہے اور امریکہ و مغرب سے اس کی نفرت میں ہر روز اضافہ ہو رہا ہے۔

ان تمام واقعات پر نگاہ ڈالنے سے مغربی استکباری طاقتوں اور ان میں سرِ فہرست امریکہ کی بدبختی اور شکست خوردہ پالیسیوں کی حقیقی تصویر کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے اور یہ تمام واقعات اس بات کی بشارت دے رہے ہیں کہ امتِ اسلامیہ متحد ہو رہی ہے۔ اس وقت امریکی حکومت، مغربی سرمایہ دارانہ نظام اور مفسد صہیونی کارندے اسلامی بیداری کی زندہ حقیقت کو درک کر رہے ہیں اور اس بات کا اعتراف کرتے ہوئے کہ اسلحہ و فوجی قوت اس حقیقت کے مقابلے میں کارگر نہیں، اپنی تمام تر قوت و صلاحیت مکاریوں اور سیاسی شعبدہ بازیوں میں صرف کر رہے ہیں۔ آج وہ دن ہے جب امتِ مسلمہ کو، خواہ اس کے سیاسی و مذہبی رہنما ہوں یا ثقافتی شخصیات و دانشور یا پھر عوام الناس سب کو پہلے سے زیادہ ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ انہیں چاہئے کہ دشمن کے حیلوں کو سمجھیں اور ان کا مقابلہ کریں۔ ایک سب سے موثر حیلہ اختلافات کی آگ بھڑکانا ہے۔ وہ لوگ (دشمن) پیسے اور مسلسل و بلاوقفہ کوششوں کے ذریعے مسلمانوں کو اختلافات میں الجھانا چاہتے ہیں اور ایک بار پھر غفلتوں، نادانیوں، کج فہمیوں اور تعصّبات سے فائدہ اٹھا کر ہمیں آپس میں لڑانا چاہتے ہیں۔

آج ہر وہ اقدام جو عالمِ اسلام میں تفرقے کا باعث ہو تاریخی گناہ ہے۔ وہ لوگ جو دشمنانہ طریقے سے مسلمانوں کے ایک عظیم گروہ کو بے بنیاد بہانوں سے کافر قرار دے رہے ہیں، وہ لوگ جو باطل گمان و خیالات کی بنیاد پر مسلمانوں کے کچھ فرقوں کے مقدسات اور مذہبی مقامات کی اہانت کر رہے ہیں، وہ لوگ جو امتِ اسلامیہ کی سربلندی کا باعث بننے والے لبنان کے جانباز جوانوں کی پیٹھ میں خنجر گھونپ رہے ہیں، وہ لوگ جو امریکہ اور صہیونیوں کی خوشامد کے لئے ہلالِ شیعی یا شیعہ بیلٹ کے نام سے موہوم خطرے کی باتیں کر رہے ہیں، وہ لوگ جو عراق میں عوامی اور مسلمان حکومت کو ناکام بنانے کے لئے اس ملک میں بدامنی اور برادر کشی کو ہوا دے رہے ہیں، وہ لوگ جو حماس کی حکومت پر، جو ملّتِ فلسطین کی محبوب اور منتخب حکومت ہے، جانے انجانے ہر طرف سے دباؤ ڈال رہے ہیں، ایسے مجرم شمار ہوتے ہیں کہ تاریخ اسلام اور مسلمانوں کی آئندہ

نسلیں ان سے نفرت کریں گی اور انھیں غدار دشمنوں کا پٹھو سمجھیں گی۔

دنیا بھر کے مسلمانوں کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ عالمِ اسلام کی حقارت اور پسماندگی کا دور ختم ہوا اور اب نئے دور کا آغاز ہو چکا ہے۔ یہ خیالِ باطل کہ مسلمان ممالک کو ہمیشہ مغرب کے سیاسی و ثقافتی اقتدار کے پنجے میں اسیر رہنا چاہئے اور انفرادی و اجتماعی افکار و گفتار و کردار میں مغرب کی تقلید و پیروی کرنی چاہئے اب خود مغرب والوں کے ہاتھوں اور ان کے غرور و طغیان اور انتہا پسندی کے نتیجے میں مسلمان قوموں کے ذہنوں سے مٹ چکا ہے۔

مغرب امریکہ کی سرپرستی میں آنے کے بعد کھلم کھلا ظلم و ستم، غیر منطقی اقدامات اور بے حد و حساب غرور و تکبر کی وجہ سے عالمِ اسلام میں اقدار دشمن عنصر میں تبدیل ہو چکا ہے۔ فلسطینی عوام سے مغربی ملکوں کا سلوک اور اس کے مقابلے میں خونخوار صہیونی حکومت کے ساتھ ان کا رَوَیّہ، ایٹمی ہتھیار رکھنے پر مبنی صہیونی حکومت کے اعتراف کے مقابلے میں ان کا مؤقف اور دوسری طرف پُر امن مقاصد کے لئے ایٹمی توانائی سے استفادے کے ایران کے حق کے خلاف ان کا مؤقف، لبنان پر فوجی حملے کے لئے ان کی حمایت اور جارحیت کا ارتکاب کرنے والوں کے لئے ان کی اسلحہ جاتی اور سیاسی امداد اور دوسری طرف اپنا دفاع کرنے والے لبنانی جانبازوں سے ان کی دشمنی، عرب حکومتوں سے ان کی مسلسل و دائمی سودے بازی و (بلیک میلنگ) اور دوسری طرف صہیونی حکومت کے ذریعے خود مغرب کا بلیک میل ہونا، اسلامی مقدسات کی اہانت کرنے والوں حتیٰ اس دین الٰہی کی شان میں پوپ جیسے مغرب کے اعلیٰ ترین عہدیدار کی کھلی اہانت و افترا پردازی کی حمایت اور دوسری طرف ہولوکاسٹ اور صہیونیت کے بارے میں تحقیق اور شک وشبے کو جرم شمار کیا جانا، ڈیموکریسی کے نام پر عراق وافغانستان میں قتلِ عام، تباہی و ویرانی اور فوجی حملہ اور دوسری طرف فلسطین وعراق ولاطینی امریکہ میں منتخب جمہوری حکومتوں یا جہاں کہیں بھی امریکہ اور صہیونزم کے آلۂ کار اقتدار میں نہ ہوں ان حکومتوں کے خلاف سازشیں کرنا، دہشت گردی کے خلاف جنگ کا ڈھنڈورا پیٹنا اور دوسری طرف عراق اور دوسری جگہوں کے دہشت گردوں سے خفیہ ساز باز اور

حتیٰ ان کی مدد کرنا' ان نامعقول اور دشمنانہ حرکتوں اور اقدامات نے مسلمان قوموں پر حجت تمام کردی ہے اور اسلامی بیداری میں مدد دی ہے۔

آج خواہ وہ چاہیں یا نہ چاہیں دنیائے اسلام میں گہری اور مضبوط تحریک کا آغاز ہو چکا ہے اور یہی وہ تحریک اور بیداری ہے جو اپنے مناسب وقت پر امتِ اسلامیہ کی آزادی' سربلندی اور حیاتِ نو پر منتج ہوگی۔ یہ ایک فیصلہ کن تاریخی مرحلہ ہے۔ اس مرحلے میں علما' دانشوروں اور روشن خیال لوگوں کے کاندھوں پر سنگین ذمے داری عائد ہوتی ہے۔ ان لوگوں کی طرف سے ہر طرح کی کمزوری' سستی' کوتاہی اور خود غرضی سے ایک المیہ بپا ہو سکتا ہے۔ مذہب کے نام پر اختلافات کو ہوا دینے کی کوششوں کے مقابلے میں علمائے دین کو خاموش نہیں بیٹھنا چاہئے۔ روشن خیال لوگوں کو جوانوں کے اندر امید کی روح پھونکنے میں کوتاہی سے کام نہیں لینا چاہئے۔ سیاستدانوں اور حکام کی ذمے داری ہے کہ وہ اپنے عوام کو میدان میں موجود رہنے کی تلقین کرتے رہیں اور عوام پر بھروسہ کریں' اسلامی حکومتیں اپنی صفوں میں اتحاد کو مضبوط بنائیں اور تسلّط پسندوں کی دھمکیوں کے مقابلے میں اس حقیقی قوت سے استفادہ کریں۔ آج امریکہ اور برطانیہ کی جاسوسی تنظیمیں عراق میں' لبنان میں' شمالی افریقہ کے ممالک میں' جہاں جہاں ان کی رسائی ہو سکتی ہے' پوری قوت کے ساتھ مذہبی اختلاف کے جراثیم پھیلا رہی ہیں۔ حج کے اجتماع کو ہمیں اس مہلک بیماری سے محفوظ رکھنا چاہئے اور آیۂ شریفہ: "وَ اَطِیْعُوا اللهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ رِیْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ." (۱) کو مسلسل اپنے پیشِ نظر رکھنا چاہئے۔

آج مشرکین سے برائت و بیزاری تمام مسلمان قوموں کی قلبی اور فطری آواز بن چکی ہے۔ موسمِ حج وہ واحد موقع ہے جب یہ آواز ان تمام قوموں کی جانب سے فلک شگاف نعرے کی شکل اختیار کر سکتی ہے۔ اس موقع کو غنیمت سمجھئے اور امتِ مسلمہ کے لئے دعا اور مہدیٔ موعود سلام اللہ علیہ وعجل اللہ فرجہ کے ظہور میں تعجیل کی دعا کے ساتھ اس بحرِ ناپیدا کنار میں اپنے پورے وجود کو

غوطہ زن کر دیجئے اور گناہوں کو دھو ڈالئے۔ آپ سب کے لئے کامیابی، خوشبختی اور حج کی قبولیت کے لئے دعا گو۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سید علی خامنہ ای

۳ ذی الحجہ ۱۴۲۷ھ

حواشی:

(۱) اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں اختلاف نہ کرو کہ کمزور پڑ جاؤ اور تمہاری ہوا بگڑ جائے اور صبر کرو کہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (سورۂ انفال۔ آیت ۴۶)